کچھ مساجد و معابد قرآن کی روشنی میں سے متعلق

حکیم ظل الرحمٰن (دہلی)

جناب مولانا محمد ثناء اللہ صاحب عمری جامعہ دارالسلام کا مضمون "مساجد و معابد قرآن کی روشنی میں" برہان فروری ۸۵ء کے شمارے میں دیکھنے کا موقع ملا۔ اس میں درج ذیل مقامات غور طلب ہیں صفحہ ۳۴۔ بلاشبہ پہلا گھر جو انسان کے لئے (خدا پرستی کا معبد و مرکز) بنایا گیا یہی (عبادت گاہ) ہے۔

آپ نے جو تشریح خدا پرستی کا معبد و مرکز اور دوسری جگہ عبادت گاہ فرمائی ہے وہ درست نہیں ہے۔ قرآن کریم نے اس کو عبادت گاہ نہیں بتایا ہے۔ اوّلَ بیتٍ وضع للناس کا مفہوم بھی یہ ہے کہ یہ گھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رہنے کے لئے بنایا۔ اس وقت عبادت کا تصور ہی کہاں تھا آدم علیہ السلام کو تو اپنی پشیمانی اور توبہ ہی سے فرصت نہیں تھی۔

آپ نے صفحہ ۳۵ پر پھر تشریح فرمائی ہے یوں تو دنیا میں گھر تو بہت پہلے بن گئے تھے تو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے یہ گھر کس نے اور کس کے لئے بنائے تھے۔ غور فرمائیں۔ بیہقی نے شعب الایمان ے ازرقی سے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ زمین پر اترنے کے بعد آدم نے دو جہان سے تنہائی و وحشت کی فریاد کی تو ان کو تعمیر خانہ کی اجازت ملی۔ خود قرآن کریم نے جو اس کی صفت مبارکاً وھدیً للعٰلمین بیان فرمائی ہے وہ تو دعائے ابراہیمی کی قبولیت کا شرف ہے۔ بلاشبہ یہ دنیا کا سب سے پہلا عبادت خانہ بھی ہے لیکن پہلے سب سے پہلا گھر ہے جو انسانوں کے لئے بنایا

گیا۔ بعد میں عبادت خانہ کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اُسی میں عبادت کی۔

صفحہ ۴۷ پر آپ نے درج ذیل عبارت تحریر فرمائی ہے بسلسلہ ابرہہ

"اور اس نے مکے کے قریب مغمس نامی مقام پر ڈیرے ڈالے۔ یہاں عربوں اور حبشیوں کے درمیان کچھ جھڑپیں ہوئیں مگر ابرہہ کی فوج نے منھ کی کھائی۔ اس شکست کے کئی اسباب تھے۔ حملہ آور فوج یمنی اور حجازی قبائل کے حملوں کی تاب نہ لا سکی، پھر اس فوج میں بیماریاں پھوٹ پڑیں اور وہ بات بھی پیش آئی جس کا ذکر اس سورۃ میں آیا ہے یعنی پرندوں نے حبشی فوج پر ایسی کنکریاں پھینکیں جس سے فوج کا بڑا حصہ ختم ہو گیا۔"

آپ کی یہ تاویل خلافِ حقائق ہے۔ مکے کے قریب قیام کے بعد ابرہہ کی فوج کے ساتھ کسی حجازی اور قبائل کے حملہ اور لڑائی کی شہادت نہیں ملتی اور نہ ہی فوج میں کسی بیماری کے پھیلنے کی تاریخی شہادت ہے بلکہ صرف حضرت عبد المطلب کے اونٹ پکڑ کرلے جاتے اور حضرت عبد المطلب کے اس کے پاس اونٹوں کے لئے جانے کی سند ہے اور پھر جب وہ حملہ آور ہوا تو کعبہ کو دیکھتے ہی ابرہہ کے ہاتھی کا سربسجود ہونا اور اس کی نقل میں تمام ہاتھیوں کے سربسجود ہونے کا واقعہ ہے اور پھر ابابیل کی طرف سے کنکریاں پھینکنے اور فوج کے ختم ہو جانے کا واقعہ ہے۔

اگر قبائل کے ہاتھوں ابرہہ کو شکست ہوئی ہوتی تو وہ کعبہ تک پہنچنے کی ہمت کیسے کر سکتا تھا۔ اگر حجازی قبائل کے ذریعہ شکست اور بیماری کی کہانی کو درست مان لیا جائے تو پھر ابابیل والے واقعہ کی اہمیت ہی کیا رہ جائے گی جبکہ قرآن کریم اس کو اصل معجزہ کے طور پر بیان کر رہا ہے۔

صفحہ ۵۳ پر آپ نے قریش کے قافلہ کے ساتھ جنگ اور مالِ غنیمت حاصل ہونے والی روایت تحریر فرمائی ہے جبکہ جنگ اور مالِ غنیمت کا واقعہ شاید درست نہیں ہے کیونکہ ابتداً تو

قریش کا قافلہ مکہ سے اپنے قافلۂ تجارت کی حفاظت کے لئے روانہ ہوا تھا ان لوگوں تک یہ اطلاع پہنچی تھی کہ مسلمان اس کارواں کو لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگرچہ اس کارواں کی تجارت کا مقصود بھی یہی تھا کہ اس کے منافع سے مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑی جائے لیکن درمیان میں قریش کو یہ اطلاع ملی کہ قافلہ سلامتی کے ساتھ مکہ پہنچ گیا ہے لوگ واپس چلے آئیں تو کچھ لوگ اس حق میں تھے کہ مکہ کو واپسی ہو جائے اور حکم ابوالحزم نے سپہ سالار عتبہ کو کسی حد تک راضی کر لیا تھا لیکن ابوجہل کے لوگوں کو سپہ سالار عتبہ کے خلاف بھڑکانے سے واپسی نہیں ہو سکی جنگ اور مدینہ پر حملہ تو قافلہ کی واپسی کے اطمینان کے بعد کا مشورہ ہے۔

براہ کرم مندرجۂ بالا معروضات پر توجہ فرمائیں۔